۲۹/۱۰/۲۷ھ
۵/۱۱/۰۸ء

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

(۲) ۸۷/۱۹۰٫۱۹۱

کیا فرماتے علماء کرام مسئلہ ھذا میں

۱۔ زید اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شکار کیلئے گیا اور یہ ٹیم اپنے علاقے سے بمقدار سفر شرعی ایک صحرا میں پہنچی۔ وہاں انہوں نے خیمہ لگایا اور پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت سے ڈیرہ ڈالا۔ ان کے پاس ہر طرح کی ضروریات کا سامان بھی موجود ہے ان کا جائے قیام مقامی شہر سے بہت زیادہ دور ہے
اس صورت حال میں یہ افراد قصر نماز پڑھیں گے یا مکمل نماز؟

۲۔ عمرو بنیت معاش انگلینڈ کا سفر کرتا ہے۔ اس ملک میں جانے کیلئے فارم میں اپنے آپ کو شیعہ لکھواتا ہے اور اس لکھوانے کے وقت اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں پکا مسلمان ہوں اور یہ تو صرف کاغذی کاروائی ہے۔
اس صورت حال میں
زید اسلام پر باقی رہا یا......؟
اس کا وہاں مال کمانا کیسا ہے اس حال میں کہ اگر یہ اپنے کو مسلم ظاہر کرتا تو ویزہ نہ ملتا؟

بیّنوا توجروا

المستفتی

فرمان اللہ ملکاروت
متعلم جامعہ فاروقیہ کراچی
۲۷/ شوال ۱۴۲۹ھ

(جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ واضح رہے کہ ایسی جگہ جو صالح للإقامۃ ہو یعنی جہاں عام طور پر پندرہ دن یا اس سے زائد کی اقامت اختیار کی جا سکتی ہو، وہاں نیت کا اعتبار ہوگا اور نماز مکمل پڑھی جائے گی۔ اور اگر وہ صالح للإقامۃ نہ ہو تو وہاں نیت کا اعتبار نہ ہوگا، چنانچہ ایسی صورت میں قصر نماز پڑھی جائے گی۔

۲۔ کسی بھی کافر ملک کا ویزہ لینے یا دنیوی مصلحت کے حصول کے لیے فارم میں "مسلمان" کے بجائے "شیعہ" لکھوانے میں "اندیشہ کفر" ہے، اگرچہ دل مطمئن ہو، لہذا ایسے عمل کو اختیار کرنا جائز نہیں۔ اور اگر کسی نے لکھوا دیا ہے تو فوراً توبہ واستغفار کرے اور تجدید ایمان بھی کرے۔

"أما المكان الصالح للإقامة فهو موضع اللبث والقرار في العادة نحو الأمصار والقرى، وأما المفازة والجزيرة، والسفينة فليست موضع الإقامة حتى لو نوى الإقامة في هذه المواضع خمسة عشر يوماً لا يصير مقيماً"

(بدائع الصنائع، كتاب الصلوة، بيان مكان الصالح للإقامة: ١/٢٧١، رشيدية)

إنما تصح نية الإقامة إذا كان الموضع الذي نوى الإقامة فيه محلا للإقامة.....

وفي الخانية: وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب،

Scanned by CamScanner

لا الخيام والأخبية والوبر وكذا اذا نزلوا في بيوت الكفرة في ظاهر الرواية".
(الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلوة، فصل في صلاة المسافر: ٩/٢، قديمي)

كذا في الخانية على هامش الهندية
(كتاب الصلوة، باب صلوة المسافر: ١/١٦٥، رشيدية)

"ومن قصد الكفر ساعة أو يومًا فهو كافر في جميع العمر".
(البحر الرائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين: ٥/٢٠٨، رشيدية)

"وفي المحيط: من رضي بكفر نفسه فقد كفر: أي إجماعًا".
(شرح الفقه الأكبر، فصل في الكفر صريحًا وكناية: ١٧٩، قديمي)

فقط

والله تعالى أعلم بالصواب
كتبه: ابوعزام محمد عثمان
المتخصص في الفقه الاسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٨/١١/١٤٢٩ھ بمطابق ٧/١١/٢٠٠٨ء

الجواب صحيح

الجواب صحيح
٢٥/١١/٢٩ھ

جامعة فاروقية كراچي — دار الافتاء — شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي (پاكستان)